سوال

عبدالجلیل رانا فوت ہوگیا ہے۔ اس کی ایک بیٹی ہے۔ بیوی پہلے فوت ہو چکی ہے۔ میت کے دو سگے بھائی بھی فوت ہو چکے ہیں۔ بھائیوں کی اولاد میں چار بھتیجے زندہ ہیں، جن کے نام انیس الرحمن، محمد بابر، شہزاد علی اور محمد داود ہیں۔ میت کی سوتیلی والدہ ستارہ بیگم سے ایک سوتیلا بھائی ریحان احمد اور تین سوتیلی بہنیں رینہ، میمنہ اور نسیمہ زندہ ہیں۔ وراثت کی تقسیم کیسے ہوگی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر میت اور اس کا سوتیلے بھائی، بہنوں کا باپ ایک ہی ہے، تو سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق عبدالجلیل کی وفات کے بعد عبدالجلیل کی بیٹی، چار بھتیجے، ایک باپ شریک بھائی اور تین باپ شریک بہنیں زندہ تھیں۔ وراثت کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی:

نمبر شمار میت کا ورثاء جائیداد کی تقسیم سارے مال کے دس حصے کر لیے جائیں فیصد

1 بیٹی کل مال کا آدھا 5 حصے 50.0%

2 باپ شریک بھائی (ریحان احمد)

باپ شریک بھائی اور باپ شریک بہنوں کو باقی مال

ملے گا 3 حصہ 20.0%

3 میمنہ 1 حصہ 10.0%

4 روبینہ 1 حصہ 10.0%

5 نسیمہ 1 حصہ 10.0%

6 چار بھتیجے انہیں کچھ نہیں ملے گا 0.0%

بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا، اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے:

وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ (النساء: 11)

اور اگر ایک عورت ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔

باپ شریک بھائی اورباپ شریک بہنوں کوباقی مال ملے گا، اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے :

وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ (النساء: 176)

اوراگر وہ کئی بہن بھائی مرداورعورتیں ہوں تومرد کےلیے دوعورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔

بھتیجوں کوباپ شریک بھائی اورباپ شریک بہنوں کی موجودگی میں کچھ نہیں ملے گا، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض: 6732).

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دواور جوباقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کےلیے ہے۔

باپ شریک بھائی اورباپ شریک بہنیں بھتیجوں کی بہ نسبت میت سے زیادہ قریب ہیں، اس لیے وہ وارث بنیں گے اور بھتیجے محروم ہوجائیں گے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

1- فضیلۃ الشیخ انس مدنی صاحب حفظہ اللہ